مولای صلِّ وسلِّم دائماً ابداً — درسِ حدیث — علیٰ حبیبک خیرِ الخلقِ کلّھم

حضرت اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحب رحمہ اللہ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدس رحمہ اللہ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اقدس رحمہ اللہ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔(آمین)

اہلِ بدر اور اہلِ حدیبیہ کا مقام۔حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کی براءت

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جانب سے نبی علیہ السلام کی بے مثال تعظیم

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 48 سائیڈ A 1985 - 06 - 21)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کا خاندانی پس منظر :

ایک صحابی ہیں جن کا اسم گرامی ہے حضرت حاطب ابن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ، یہ رہنے والے تھے مکہ مکرمہ کے، لیکن اِن کی قوم بڑی نہیں تھی مختصر تھی ہجرت کر آئے تھے، کچھ اہل خانہ مکہ مکرمہ میں رہ گئے جو لوگ بڑے خاندانوں والے ہوئے اُن کا سلسلہ تو یہ ہوا کہ مدینہ منورہ میں بھی مکہ والوں کی جائیدادیں تھیں انھوں نے طے کر لیا مکہ مکرمہ کے کافر دوستوں سے رشتہ داروں سے قبیلے والوں سے کہ تم ہماری جائیداد کی یہاں نگرانی کرتے رہو ہم تمہاری جائیداد کی مدینہ شریف میں نگرانی کرتے رہیں گے اس طرح ہمارے رشتہ داروں کا بھی ذرا خیال رہے۔ تو وہ (مشرکین مکہ) اپنی جائیداد کی طمع میں لالچ میں مان گئے اس بات کو، کہ ٹھیک ہے۔ اب حضرت حاطب رضی اللہ عنہ جو تھے

اِن کا بہت مختصر خاندان تھا۔ اِن کے پاس ایسا ذریعہ نہیں تھا کوئی جو اپنے بقیہ رشتہ داروں کا تحفظ مکہ مکرمہ میں کافروں کے ذمہ کر سکیں۔

ایک تدبیر :

چنانچہ اُنھوں نے ایک طریقہ نکالا یہ کہ چلو کچھ میں احسان کرتا ہوں ان اہلِ مکہ کے ساتھ تاکہ تعلقات پیدا ہوں اور پھر یہ ہوگا کہ وہ میرے وہاں کے رشتے داروں کا خیال رکھیں گے۔ اس کی صورت جو اِن کے ذہن میں آئی وہ یہ تھی کہ اُن کے نام ایک خط لکھ دیا مکہ مکرمہ کے کسی سردار کے نام یا ابُو سفیان کے نام اور ایک عورت کو دیا کہ تو یہ خط وہاں پہنچا دے۔ اس خط میں یہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی طاقت بہت بڑھ گئی ہے وغیرہ وغیرہ اس طرح کی چیزیں، اس میں کوئی راز کی بات نہیں تھی۔ مضمون تھا ایک ایسا کہ جس سے گویا شبہہ پیدا ہوتا تھا مخبری جیسا کہ مخبری کی ہو۔

اس تدبیر کا نقصان :

اب اس چیز کا جانا وہاں کہ ہماری طاقت اتنی بڑھ گئی ہے ایسے تھا جیسے سوئے ہوئے لوگوں کو جگا دیا جائے اور ایسے تھا جیسے کہ مکہ والے بھی تیاری کریں، گویا مقابلہ میں پھر وہ تیاری کرتے وہ غلط بات ہوتی نقصان ہوتا ہے اس سے وہ جس حال میں تھے رہیں اُس حال میں۔ تو نتیجہ کے لحاظ سے اس خط کے پہنچنے میں نقصان تھا۔

نبی علیہ السلام کو آگاہی :

اس لیے اللہ تعالیٰ نے جناب رسول اللہ ﷺ کو بتلایا اور آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ دونوں حضرات کو بھیجا کہ جاؤ فلاں جگہ ایک عورت ملے گی اور اُس کے پاس ایک خط ہے وہ لے آؤ۔ یہ حضرات سواری سے چلے اور تیزی سے وہاں پہنچ گئے اور پکڑ لیا، عورت واقعی وہاں تھی سفر کر رہی تھی اُس کو روکا، روک کے پوچھا لاؤ کہ وہ خط کہاں ہے؟ اُس نے کہا کہ میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے۔ انہوں نے کہا ہے ضرور۔ وہ منع کرتی رہی یہ اصرار کرتے رہے، اُس نے اِدھر اُدھر بتا بھی دیا اشاروں سے یا جس طرح بھی کہ دیکھ لو یہ دیکھ لو نہیں ہے میرے پاس۔ اب غلط بات تو تھی ہی نہیں نبی علیہ السلام کی، سوال ہی نہیں پیدا نہیں ہوتا۔

جامہ تلاشی کی دھمکی :

تو ان حضرات نے کہا تو خط نکال دے نہیں تو تیرے کپڑے اُتار کر ہم تلاشی لیں گے جامہ تلاشی لیں گے پھر اُس نے یہ کیا کہ جو کپڑا باندھ لیتے تھے سفر کے لیے کمر کسنے کے لیے تاکہ تھکان کم محسوس ہو اُس میں چٹیا اس نے دے رکھی تھی اور چٹیا میں وہ خط تھا، بڑا ہی محفوظ انداز میں گویا وہ لے جارہی تھی۔ اُس نے وہ کپڑا کھولا چٹیا کھولی پھر وہ خط نکال کر دے دیا۔ وہ خط یہ حضرات لے کر اِدھر آ گئے یہاں وہ پڑھا گیا تو اُس میں یہ مضمون تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی طاقت بہت بڑھ رہی ہے اور وہ تم لوگوں کا ارادہ فرمارہے ہیں گویا۔ حالانکہ ایسی بات نہیں تھی۔ یہ مضمون جب پڑھا گیا تو پھر ایسے ہوا کہ کچھ صحابہ کرام کو بڑا غصہ آیا انھوں نے کہا کہ منافق ہے کسی نے کہا مار دو اِس کو، اجازت دیجئے ہم اِس کی گردن مار دیتے ہیں۔

اپنی صفائی :

انھوں (حضرت حاطبؓ) نے جناب رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ صحیح بات جو ہے وہ میں عرض کیے دیتا ہوں، صحیح بات جو ہے وہ یہ ہے کہ جو جناب کے ساتھ ہیں صحابہ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُوْنَ بِهَا اَهْلِيْهِمْ جو جناب کے صحابہ کرام ہیں تو اُن کی رشتہ داریاں اور قرابتیں ہیں اُن کی وجہ سے یہ اپنے گھر والوں کا تحفظ کر لیتے ہیں میرا کوئی ایسا ذریعہ نہیں تھا تو میں نے یہ سوچا اَنْ اَتَّخِذَ عِنْدَ هُمْ يَدًا میں ان کے ساتھ کچھ احسان کروں تاکہ میرے گھر والوں کا بھی ایسا انتظام ایک ہو جائے مجھے جو پریشانی رہتی ہے ذہنی بے چینی رہتی ہے تو مجھے اطمینان حاصل ہو جائے ان کی طرف سے کہ وہ وہاں نہیں ستائے جارہے انھیں تنگ نہیں کیا جارہا ہے۔

دربارِ رسالت سے حضرت حاطبؓ کی تصدیق :

تو اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ بالکل صحیح کہہ رہے ہیں، یہ بات ان کی غلط نہیں ہے، واقعی انہوں نے اسی لیے لکھا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو غصہ زیادہ تھا۔

حضرت حاطبؓ بدری تھے :

تو آپ نے فرمایا کہ دیکھو یہ شرکاء بدر میں ہیں، بدری ہیں یہ۔ اور اہلِ بدر پر اللہ تعالیٰ نے نظر رحمت

فرمائی ہے یعنی ان سے غلط کام بدنیتی وغیرہ یہ خرابیاں دُور فرمائی ہیں۔ان خرابیوں کے دُور کرنے کو اللہ نے اور جناب رسول اللہ ﷺ نے جن الفاظ سے بتلایا ہے وہ یہ ہیں کہ اِعْمَلُوْا مَاشِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ جو چاہو کرو میں نے تمہیں معاف کر دیا یعنی یہ کہ تمہارے اُوپر میں نے اپنی رحمت کی نظر فرمادی، اپنی رحمت تمہارے شامل حال کر دی، ایمان اُتار دیا تمہارے دلوں میں۔تو جب ایمان اُتر آئے تو پھر گناہ نہیں ہوتے۔قرآن پاک میں ہے : حَبَّبَ اِلَیْکُمُ الْاِیْمَانَ وَزَیَّنَہٗ فِیْ قُلُوْبِکُمْ اللہ نے تمہارے دلوں میں ایمان محبوب بنادیا اور اس کو تمہارے دلوں میں زینت دے دی وَ کَرَّہَ اِلَیْکُمُ الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ اور فسوق اور عصیان کو مکروہ بنادیا، نافرمانی انھیں پسند ہی نہیں رہی، تو اس کو ان الفاظ سے ظاہر فرمایا گیا۔دوسرے کلمات گویا جو استعمال میں آئے وہ یہ ہیں کہ اِعْمَلُوْا مَاشِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ تم جو چاہو کرو میں نے تمہیں بخش دیا یعنی یہ کہ میں نے رحمت کی نظر فرمادی یعنی یہ کہ میں نے تمہارے دلوں میں ایمان اُتار دیا اور برائی برائی لگنے لگی تمہیں اور اچھائی اچھی لگنے لگی تمھیں، پھر تم سے برے کام ہوں گے ہی نہیں۔

اہلِ بدر اور حدیبیہ والوں کی فضیلت کی ایک اور مثال :

حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک غلام حضرت حاطب ؓ کا رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے شکایتیں کیں اور ساتھ ساتھ یہ جملہ بھی کہا لَیَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ حاطب جو ہیں یہ آگ میں جائیں گے کیونکہ یہ یہ خراب عادتیں ہیں اِن کی، اُس کے ذہن میں کوئی بُرائی ہوگی اُس کو اب موقع مل گیا برائی ظاہر کرنے کا تو ان کلمات سے ظاہر کیا۔تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کَذَبْتَ لَایَدْخُلُھَا یہ غلط کہتے ہو وہ نار میں جہنم میں نہیں جائیں گے فَاِنَّہٗ قَدْ شَھِدَ بَدْرًا وَّالْحُدَیْبِیَّۃَ کیونکہ انھوں نے بدر اور حدیبیہ میں شرکت کی ہے، تو بدر میں جہاد اور حدیبیہ میں بیعتِ رضوان۔اور قرآن پاک میں ہے لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ درخت کے نیچے جب وہ بیعت کر رہے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں اپنی رضا مندی کا فیصلہ فرمادیا فَعَلِمَ مَافِیْ قُلُوْبِھِمْ فَاَنْزَلَ السَّکِیْنَۃَ عَلَیْھِمْ وَاَثَابَھُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا ○ وَمَغَانِمَ کَثِیْرَۃً یَّاْخُذُوْنَھَا آگے کے بارے میں بھی بہت کچھ بتلایا گیا سورہ انافتحنا میں ۲۶ ویں پارہ میں ان کی تعریف ہے اور شروع یہاں سے ہوئی ہے لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ

اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ . حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ بیعتِ رضوان والوں میں سے کوئی جہنم میں نہیں جائے گا اور ایک آدھ آدمیوں کے نام ایسے آتے ہیں کہ جنھوں نے یہ بیعت نہیں کی چھپ گئے اُونٹ کی آڑ میں درخت کی آڑ میں کہیں اور بیٹھ کر چھپ گئے ، ایک آدھ آدمی منافقین میں ایسے بھی ہیں ورنہ صحابہ کرامؓ نے بیعت کی ہے ساتھ دیا ہے، کٹھن وقت تھا اور اُس وقت وہ پُر جوش تھے یہ صرف چودہ سو حضرات تھے بہت تھوڑی تعداد تھی، صرف ڈیڑھ ہزار اور دوسرا اُن کا اپنا علاقہ بھی نہیں تھا اور پھر جوش یہ تھا کہ لڑیں گے اور یہ خیال ہی نہیں تھا کہ ہم ہار بھی سکتے ہیں وہ جان دینے کے لیے تیار تھے، تو بہت بڑی چیز ہے یہ کہ جناب رسول اللہ ﷺ پر اِس طرح کی قربانی کے لیے تیار تھے۔

صحابہ کرامؓ کو آقا کی بے ادبی برداشت نہ تھی :

ایک شخص آیا تھا کفارِ مکہ کی طرف سے اس حدیبیہ کے موقع پر اور اُس نے اجازت لی اہلِ مکہ سے کہ میں جاؤں دیکھ کر آؤں ان لوگوں کو، تو انہوں نے کہا کہ ہاں چلیں جائیں آپ دیکھ کر آئیں اور ہمیں آپ پر اعتماد ہے آپ غلط بیانی نہیں کریں گے اور آپ کی سمجھ پر بھی اعتماد ہے۔ وہ آئے آکر باتیں کرنے لگے، تو باتیں جب کرتے تھے تو رسول اللہ ﷺ کی مبارک ڈاڑھی کو ہاتھ لگا کر عرض کرتے۔ حضرت مغیرہ ابن شعبہؓ جو تھے انہوں نے اس سے کہا اَخِّرْ یَدَکَ عَنْ لِحْیَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یہ جو طریقہ ہے گفتگو کا، آپ یہاں نہ کریں۔ بہت بڑے حضرات کے ساتھ یہ معاملہ نہیں کیا جا سکتا، تو اپنا ہاتھ پیچھے رکھ ڈاڑھی سے۔

اُس شخص کا صحابہ کرامؓ کے بارے میں ابتدائی تاثیر :

پھر وہ کہنے لگا کہ جناب میں آپ کے اِردگرد جو لوگ دیکھ رہا ہوں کہ کوئی کہیں کا ہے کوئی کہیں کا ہے۔ اگر سب ایک جیسے ہوں ایک قبیلہ ہو ایک خاندان ہو کوئی ایک برادری ہو یا پوری پوری برادریاں ہوں تو وہ تو لڑتے ہیں مقابلہ کرتے ہیں جمتے ہیں، آپ کے ساتھ تو ایک آدمی کہیں کا ہے ایک کہیں کا ہے تو خَلِیْقًا اَنْ یَّفِرُّوْا یہ بھاگ جائیں گے ذرا سی لڑائی ہوگی تو اِس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بہت سخت جملہ کہا اور پھر فرمایا اَنَحْنُ نَفِرُّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ کیا ہم بھاگ جائیں گے رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر۔

صحابہ کرامؓ کا نبی علیہ السلام کے ساتھ تعظیم کا معاملہ :

پھر وہ دیکھتا رہا حتی کہ وضو کا وقت آ گیا۔ جب وضو کا وقت آیا تو پھر صحابہ کرام کو دیکھا کہ آپ کے وضو کا پانی ہی زمین پر گرنے نہیں دیتے، لے لیتے ہیں ہاتھ پر اور خود اپنے جسم پر ملتے ہیں اور اگر کسی صحابی کو خود پانی نہیں مل سکا تو وہ دوسرے آدمی کے پانی سے لے کر ہاتھ مل کر وہ پانی لے لیتے تھے تبرک کے لیے اور کلی تک کا پانی زمین پر گرنے نہیں دیتے تھے، اور جب بات کرتے ہیں تو سارے چُپ ہو جاتے ہیں اور جب کسی کام کا حکم فرماتے ہیں تو اِبْتَدَرُوْا اَمْرَهٗ ہر ایک یہ چاہتا ہے میں پہلے کر دُوں۔

اُس شخص کا صحابہ کرامؓ کے بارے میں آخری تأثر :

تو وہ شخص واپس مکہ آیا اُس نے آ کر بتایا کفارِ مکہ کو کہ میں تو کسریٰ کے یہاں بھی گیا ہوں اور قیصر کے یہاں بھی گیا ہوں اور وَوَفَدْتُّ عَلَى الْمُلُوْكِ اور بادشاہوں کے یہاں بھی گیا ہوں لیکن میں نے کہیں یہ نہیں دیکھا کہ مَا يُعَظِّمُوْنَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ مُحَمَّدًا (ﷺ) کہ وہ ایسی تعظیم کرتے ہوں جیسے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رسول اللہ ﷺ کی تعظیم کرتے ہیں۔ اور میری رائے تو یہ ہے کہ جو انہوں نے کہہ دیا ہے وہ مان لو اور کہلایا یہ تھا کہ ہم لڑنے نہیں آئے ہیں ہم عمرہ کرنے آئے ہیں ہمیں بیت اللہ تک پہنچے دو بس، یہ کہلایا تھا جناب رسول اللہ ﷺ نے، احرام کی حالت میں بھی تھے قربانی کے جانور بھی ساتھ تھے۔ اور اگر چاہیں قریش کے لوگ تو ہم صلح کر لیں۔ بہر حال ایک شدید آزمائش کا موقع تھا لیکن صحابہ کرامؓ ثابت قدم رہے، اللہ تعالیٰ کو یہ چیز پسند آئی تو قرآن پاک میں آیت اُتری لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ اور آقائے نامدار ﷺ نے فرمایا كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا غلط خیال ہے تمہارا یہ جہنم میں نہیں جائیں گے فَاِنَّهٗ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَّالْحُدَيْبِيَّةَ یہ بدر میں بھی شامل ہوئے ہیں اور حدیبیہ کے موقع پر بھی یہ شامل رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اِن حضرات کی تعظیم کرتے رہیں محبت رکھیں اور آخرت میں اللہ ہمیں اِن کا ساتھ نصیب فرمائے آمین، اختتامی دُعا.........................